السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں خاص قسم کی عورتوں کو پردے میں تخفیف کا حکم ہے، وہ کونسی عورتیں ہیں اور پردے میں تخفیف سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت کردیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ آیت جس میں پردے کے متعلق کچھ تخفیف کا حکم ہے، اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے: ''اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں، وہ اگر اپنی چادریں اتارلیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ زیب وزینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں تاہم اگر وہ پرہیز ہی کریں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔''[1]

اس آیت کریمہ میں ''القواعد'' سے مراد بوڑھی اور عمر رسیدہ عورتیں ہیں، جنہیں بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہوگیا ہو اور وہ ازدواجی زندگی کے کام کاج سے فارغ ہوچکی ہوں، نیز وہ اولاد جنم دینے کے قابل نہ رہی ہوں، جنکی جنسی خواہش اس قدر مرچکی ہو کہ اگر کوئی مرد انہیں دیکھے تو اس کے صنفی جذبات میں تحریک پیدا نہ ہو یعنی بوڑھی کھوسٹ عورتیں، ایسی عورتوں سے ''وضع ثیاب'' سے بدن کے کپڑے اتاردینا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان عورتوں سے حجاب کی پابندیاں اٹھ جاتی ہیں اور کپڑے اتارنے سے مراد حجاب کے کپڑے اتاردینا ہے اور وہ دو ہیں:

الف) ایک دوپٹہ ہے جس سے عورتیں اپنا سر اور گریبان ڈھانپتی ہیں اور اس کا تعلق گھر کے اندر کی دنیا سے ہے، یعنی بوڑھی عورتیں اگر گھر کے اندر اپنا دوپٹہ اتاردیں تو انہیں رخصت ہے۔)

ب) بڑی چادر، جس کے ذریعے باہر نکلتے وقت اپنی زیب وزینت کو ڈھانپا جاتا ہے، بوڑھی عورتوں کے لئے یہ ضروری نہیں کہ گھر سے باہر نکلتے وقت بڑی چادر سے پورے جسم کو ڈھانپ کر نکلیں۔)

قرآن کی ہدایت کے مطابق یہ رخصت بھی صرف اس صورت میں ہے جب انہوں نے سنگھار اور میک اپ وغیرہ نہ کیا ہو، اگر ایسی صورت ہو اور انہیں اپنی زیب وزینت کا اظہار مقصود ہو تو پھر انہیں یہ رخصت نہیں ملے گی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنی جنسی کشش کھوجانے کے باوجود بناؤ سنگھار کے ذریعے اپنی ''حیثیت'' کو نمایاں کرنے کے مرض میں مبتلا ہو تو پردہ میں تخفیف سے فائدہ نہیں اٹھاسکے گی بلکہ انہیں گھر کے اندر دوپٹہ اور باہر نکلتے وقت بڑی چادر یا برقعہ اوڑھنا ہوگا اور انہیں مکمل پردہ کرنا ہوگا۔

قرآن کریم نے یہ بھی تلقین کی ہے کہ اگر بڑی بوڑھی عورتیں اس رخصت سے فائدہ نہ اٹھائیں تو یہی بات ان کے حق میں بہتر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے دیکھنے والے تمام بوڑھے یا متقی نہیں ہوتے بلکہ عرب کا محاورہ ہے:

ہر گری پڑی چیز کو کوئی اٹھانے والا ضرور ہوتا ہے۔'' ہوسکتا ہے کوئی شہوت کا مارا ہوا اوباش ان سے بھی چھیڑچھاڑ شروع کردے، لہٰذا بوڑھی عورتیں بھی اس رخصت کا استعمال موقع ومحل کا لحاظ رکھ کر کریں، بصورت دیگر'' وہ اس رخصت پر عمل نہ کریں یہی بات ان کے حق میں اور معاشرہ کے حق میں بہتر ہے۔

ہمارا رجحان یہ ہے کہ دور حاضر میں اگر بہت بوڑھی عورتیں بھی پردے میں تخفیف نہ کریں بلکہ بدستور بڑی چادر یا برقعہ کا استعمال کریں تو یہ زیادہ بہتر اور عزت وناموس کی حفاظت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النور: ٦٠۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:380

محدث فتویٰ